10189 ـ مسلمان ملك ميں گيا جہاں حكومت اسلامى لباس پہننے سے منع كرتى ہے

سوال

ميں امريكى فوج كا ايك فرد ہوں اور ايك اجنبى ملك ميں كا كر رہا ہوں، ہوا يہ كہ جہاں ميرى ڈيوٹى لگى ہے وہ ايك اسلامى ملك ہے، ليكن اس ملك كى حكومت ترقى يافتہ ملك بننے كى كوشش كر رہى ہے اور چاہتى ہے كہ دين گھر اور مسجد تك محدود ہو كر رہ جائے، ميں يہ معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ كيا ميرے تصرفات اور كام چيلنج پر دلالت كرتے ہيں يا نہيں، اور كيا مجھے ان قوانى كا احترام كرنا چاہيے: مثلا:

1 ـ يہ ضرورى ہے كہ اسلامى لباس نہ پہنا جائے، اور يہ لباس كسى بھى حكومتى ادارے اور عمارت كے قريب پہننا منع ہے.

2 ـ دينى كتابيں ظاہرى شكل ميں اپنے پاس نہ ركھى جائے مثلا قرآن مجيد، كہا جاتا ہے كہ اس ملك كے قوانين ميں يہ اچھا نہيں سمجھا جاتا.

ميں قوانين يا نظا كو چيلنج نہيں كرنا چاہتا، ليكن جس كام كى مجھے عادت ہے ميں وہ كرنا چاہتا ہوں، كيا كوئى ايسى حديث ملتى ہے جو اس پر دلالت كرتى ہو كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جہاں رہتے وہاں كے قوانين كا خيال ركھتے ہوئے اپنا لباس نہيں پہنتے تھے، يا پھر على الاعلانيہ مسلمانوں سے بہت كم بات چيت كيا كرتے تھے ؟

ميرى مراد يہ ہے كہ چاہيے تو يہ تھا كہ يہ اسلامى ملك بنے ميں لہروں كے برعكس چلنے كى كوشش نہيں كر رہا، ليكن ميں مسلمان ہوں ميرا ان امور اور معاملات كو سرانجام دينا ايك عام سى بات ہے، اس پر مستزاد يہ كہ ميں عيسائيوں كو ديكھتا ہوں كہ وہ اپنا دينى لباس اور صليب ظاہرى اور على الاعلانية پہن كر پھرتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ ميں ہمارى رائے تو يہى ہے كہ جب آپ اسلامى شعار ظاہر كرنے كى استطاعت ركھتے ہيں، تو پھر اس طاقت كو سنبھال كر مت ركھيں، كيونكہ جب انسان كسى كفريہ ملك ميں داخل ہوتا ہے تو اس كے ليے وہاں اسى صورت ميں بود و باش اختيار كرنا اور رہنا جائز ہے جب وہ اپنا دين ظاہر كرنے كى استطاعت ركھتا ہو، اور دين كے شعار اور دينى علامات ظاہر كر سكتا ہو.

اور اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں اللہ تعالى كا ذكر اور قرآن مجيد كى تلاوت، اور اسى طرح لباس اور داڑھى وغيرہ دوسرے مظاہر اسلاميہ كا اظہار اور حرام كردہ اشياء مثلا شراب نوشى وغيرہ سے اجتناب كرنا، يہ سب كچھ ظاہر اور اعلانيہ طور پر كرنا ضرورى ہے.

لباس كے متعلق ہماری رائے يہ ہے كہ اگر آپ كے ليے اسلامی لباس كا اظہار كرنا اور اسے پہننا ممكن ہے تو پھر آپ مسلمانوں والا لباس ہی زيب تن كريں، اور آپ حكومت كو كہيں كہ ہم مسلمان ہيں اور ہميں بھی بالكل اسی طر اپنا اختيار كرنے اور اس كے اظہار ميں آزادی ہے، جس تم عيسائی اپنا وہی لباس زيب تن كرتے ہو جس كے عادی ہو، اور تم اپنے دينی شعار اور علامات صليب وغيرہ جو تمہارے چرچوں ميں ہيں كا اظہار كرتے ہو، تو اسی طرح ہميں بھی حق حاصل ہے جس طرح تمہيں ہے.

اور اگر وہ يہ قوانين اور نظام اس پر لاگو كرتے ہيں جو ان كے ہاں ملازمت كرے تو ہم يہ كہينگے: اگر آپ اس كے علاوہ كسی اور علاقے اور ملك ميں منتقل ہو سكتے ہيں تا كہ وہاں اپنے دين پر عمل كر سكيں اور اس كے شعار كا اظہار كرنا ممكن ہو تو آپ ايسا ضروری كريں اور اس ملك سے منتقل ہو جائيں، ليكن اگر آپ ايسا نہ كر سكتے ہوں تو پھر آپ حتی الوسعۃ استطاعت كے مطابق اپنے دين اور اسلامی شعار كا اظہار كريں.

كيونكہ دين مسجد يا گھر ميں قيد نہيں ہو سكتا، بلكہ دين پر ع مل تو ماركيٹ اور بازار ميں بھی ہو گا، اور راستوں اور سڑكوں پر بھی اور كمپنيوں اور فيكٹريوں ميں اور ساری عمومی جگہوں پر بھی، اس ميں كوئی شك و شبہ نہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم اپنے دين ميں كبھی بھی مداہنت سے كام نہيں ليتے تھے.

بلكہ ہجرت سے قبل جب نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم مكہ ميں تھے تو بھی نماز ظاہری اور اعلانيہ طور پر ادا كيا كرتے تھے، اور كفار مكہ ديكھا كرتے، جب مسلمانوں كا دوسروں سے امتياز ہو چكا اور انہوں نے اپنا ايك لباس مخصوص كر ليا ہے تو پھر انہيں وہ اپنا لباس زيب تن كرنا چاہيے.

اور جو كفار كے شعارات ميں سے اس كے مخالف ہو اور كفار اس كے ساتھ ممتاز ہيں تو پھر اسے اختيار نہيں كرنا چاہيے، كيونكہ ايسا كرنے ميں كفار سے مشابہت ہے، اور جو كوئی بھی كسی قوم سے مشابہت اختيار كرتا ہے وہ انہی ميں سے جيسا كہ حديث ميں وارد ہے.

الشيخ عبد اللہ بن جبرين.

اور آپ كا مسلمان ملك ميں موجود ہونا موقع غنيمت سمجھنا چاہيے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا كر مسلمانوں كو ان كے اسلامی اصول ياد دلانے چاہيے، اور انہيں ان كے دين اور اسلامی تاريخ كے ساتھ مربوط كرنے كی كوشش كرنی چاہيے، اور جس جگہ اور مركز ميں آپ ہيں اس ميں ممكن ہے آپ بغير اس ملك كے لوگوں كی جانب سے اذيت پہنچنے كا خدشہ اور ڈر ركھے بغير ہی دينی شعار اور اپنے اسلامی لباس كا اظہار كريں، اور يہ چيز مسلمانوں كو اپنے دين كے اظہار كرنے پر ابھارے گی اور انہيں بہادر بنائيگی، آپ يہ مت بھوليں آپ كو اس پر اجروثواب حاصل ہو گا، اور آپ كو لوگوں كی باتوں اور كلام وغيرہ سے جو تكليف ہو گی اس پر آپ كا صبر كرنا بھی اجروثواب كا باعث ہے، اللہ تعالی بہتر عمل كرنے والے كے عمل كو ضائع نہيں كرتا.

والله اعلم .